

## سوال

میں الحمدللہ اپنے ایمان میں شک نہیں کرتا ، لیکن میرے ذہن میں کچھ اشیاء آتی ہیں وہ یہ کہ :  
جب آدم اور حواء علیہ السلام کی اولاد ہوئی تو ان کی شادی آپس میں ہوئی ، تو کیا قرآن مجید میں بہن کی اپنے بھائی  
کی شادی حرام نہیں ہے تو پھر یہ کیسے ہوا ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جب آپ کا دل ایمان پر مطمئن ہے تو انشاء اللہ آپ کو وہ وسوسے کچھ نقصان نہیں دے سکتے اس لیے کہ انسان کے  
دل میں جب بھی کوئی شبہ یا پھر اس کی عقل میں نصوص شرعیہ کے درمیان کوئی تعارض پیدا ہو تو وہ حق پر ایمان لاتا  
ہے اور اس شبہ کا جواب اور اس تعارض کا حل ہے اگرچہ وہ اسے اس کی معرفت نہ ہو اور وہ اس تک نہ جا سکے

لیکن انسان پر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ کو شبہات کی آماجگاہ نہ بنا لے ، یا پھر اس کا کام ہی شبہات اور  
تعارضات کو تلاش کرنا بن جائے اور فائدہ مند علم کی طلب ہی نہ کرے ، اور اسی طرح مسلمان کو شریعت کی محکم  
امور کی معرفت ہونی چاہیئے تاکہ وہ متشابہ امور کو ان کی طرف لوٹا سکے ۔

رہا وہ مسئلہ جو آپ نے سوال میں پوچھا ہے تو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ شرائع کے مختلف ہوجانے سے احکام بھی  
بدل جاتے ہیں لیکن اصول اور عقائد نہیں بدلتے جو کہ سب شریعتوں میں ثابت ہیں ۔

تو اگر سلیمان علیہ السلام کی شریعت میں مجسمے بنانے جائز تھے تو ہماری شریعت میں یہ حرام ہیں ، اور اگر یوسف  
علیہ السلام کی شریعت میں سجدہ تعظیم جائز تھا تو ہماری شریعت میں حرام ہے ، اور جب معرکوں میں حاصل ہونے  
والی غنیمت ہم سے پہلے لوگوں پر حرام تھی تو ہمارے لیے حلال ہیں ۔

اور اگر ہمارے علاوہ دوسری امتوں کا قبلہ بیت المقدس تھا تو ہمارا قبلہ بیت اللہ ہے ، اور اسی طرح اور اشیاء بھی  
تو آدم علیہ السلام کی شریعت میں بہن بھائیوں کا آپس میں نکاح و شادی کرنا جائز تھا لیکن اس کے بعد والی سب  
شریعتوں میں حرام ، ذیل میں ہم اس مسئلہ کی وضاحت حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے پیش کرتے ہیں ۔

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ :

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے لیے یہ مشروع کیا تھا کہ وہ اپنی اولاد میں سے بیٹی اور بیٹے کی آپس میں شادی کر دیں اس لیے یہ حالات کی ضرورت تھی ، لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کے ہر دفع ایک بیٹا اور ایک بیٹی اکٹھے پیدا ہوتے تھے تو اس طرح وہ ان کے ساتھ شادی کرتے جوان کے علاوہ دوسری دفعہ پیدا ہوتے ۔

سدی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ : کہ ابومالک ، ابوصالح ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، مرۃ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے :

آدم علیہ السلام جو بھی بیٹا ہوتا تو اس کے ساتھ بیٹی ضرور پیدا ہوتی تو اس بچی کے ساتھ پیدا ہونے والا بچہ دوسرے بچے کے ساتھ پیدا ہونے والی بچی سے شادی کرتا ۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ المائدۃ آیت نمبر ( 27 ) ۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ایمان اور علم نافع سے نوازے ، و صلی اللہ علی نبینا محمد ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔